Main tum se pyar nahin

Rehana Aftab

دریا سمجھ رہے تھے جسے وہ سراب تھا
ظاہر ہوا کہ تِشنہ لبی کا عذاب تھا
جن کو تھا پاس عشق وہ خلوت نشیں رہے
اس انجمن میں جو تھا فضیلت مآب تھا

"مسفرہ پارس صاحبہ آپ کو آخری بار دوٹوک اور واضح الفاظ میں سمجھا رہا ہوں کہ آپ مجھ سے اور میری چیزوں سے دور رہیں ورنہ مجھ سے بے عزتی کے لیے خود کو تیار رکھیں پھر آپ کی مگر مچھ جیسی آنکھوں سے بھلے سمندر چھلک پڑے یا برسات کی جھڑی لگ جائے مجھے رتی برابر پروا نہیں ہوگی۔" استری شدہ شرٹ لے کر آتی مسفرہ پارس کے ہاتھ سے ہینگر جھٹکے سے چھین کر جاذب ریان نے شرٹ کو غضب ناک نظروں سے دیکھا اور ہینگر سمیت شرٹ کو ہوا میں اچھال کر وارڈ روب کی طرف بڑھا۔ ہاتھ مار کر اس نے ہینگر سے وائٹ شرٹ کھینچ تان کر نکالی اور ہینگر واپس وارڈ روب کے اندر پھینک کر زور دار دھماکے سے وارڈ روب بند کردی جو اس بات کا اعلان تھا کہ وہ شدید برہم ہے۔

"اب ٹشو بھگونے نا بیٹھ جایئے گا' جلدی سے نیچے آئیں ورنہ میں چلا جاؤں گا۔" شرٹ جھٹکے سے پہن کر وہ بٹن بند کرتا آئینہ کے آگے کھڑا ہوگیا۔

مسفرہ پارس نے ڈبڈبائی نظروں سے اسے دیکھا اور آنسوؤں پر ضبط کرتی تیزی سے چینجنگ روم کی طرف چل دی۔ واپس آئی تو جاذب ریان کمرے میں نہیں تھا البتہ اس کے پسندیدہ پرفیوم کی خوشبو اسے اپنی لپیٹ میں لے رہی تھی۔ مسفرہ پارس جو لب کاٹتی خود پر ضبط بٹھائے ہوئے تھی لبوں سے تیز سسکی نکلی اور آئینہ کے سامنے کھڑی وہ رو پڑی۔

تھوڑی دیر وہ آنسو بہاتی رہی پھر اس کٹھور کا خیال آیا اور ٹائم پیس پر نظر پڑی تو اس نے آنسو پونچھے۔ تیزی سے بالوں میں برش کیا' لیئر کٹ بالوں کو کیچر میں جکڑ کر اس نے اپنے چہرے پر نظر ڈالی۔ آنکھیں شدت گریہ سے گلابی ہو رہی تھیں۔ انہیں چھپانے کو اس نے کاجل کی ہلکی سی لکیر کھینچی۔ گلابی آنکھیں کاجل سے سج کے اور قاتل ہوگئی تھیں' ناک بھی لال ہو رہی تھی۔ کومپک کی ایک تہہ جما کر اس نے نیچرل کلر سے لبوں کو رنگا تھا۔ دروازے پر دستک ہوئی تھی' وائٹ دوپٹہ شانوں پر ڈالتی جس کے کناروں پر گلابی پھولوں کے خوشنما پرنٹ تھے اس پر بہت سج رہے تھے وہ دروازے تک آئی تھی۔

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

"بی بی ناشتے کے لیے آپ کو بلا رہے ہیں۔" ملازمہ پیغام لے کر حاضر تھی۔

"آ رہی ہوں۔" اسے جواب دے کر وہ واپس کمرے میں آئی۔ وائٹ سینڈل پہنتے اس نے اپنی کتابیں اٹھائی اور تیزی سے کمرے سے نکل کر ڈائننگ ہال تک پہنچی۔

"السلام علیکم!" کتابیں کاؤچ پر رکھتے سلام کرکے شانوں پر موجود دوپٹے کو سنبھالتے دادا جان کے آگے سر جھکا دیا۔

"جیتی رہو بیٹا۔" دادا جان نے مسکراتے ہوئے سر پر ہاتھ رکھ کر دعا سے نوازا۔ یہی طریقہ رانا صاحب کے آگے اپنایا اور آخر میں عاصمہ بیگم کے آگے سر جھکایا۔

"سدا سہاگن رہو...... آؤ بیٹھو ناشتا کرو۔" عاصمہ بیگم نے اپنے برابر والی کرسی کی طرف اشارہ کیا۔ وہ خاموشی سے بیٹھ گئی اس کے عین سامنے جاذب ریان کمال بے پروائی سے ناشتے کے ساتھ نیوز پیپر میں گم تھا۔

"تمہاری آنکھیں کیوں گلابی ہو رہی ہیں' چہرہ بھی ستا ہوا ہے روئی ہو کیا؟" عاصمہ بیگم کے سوال پر مسفرہ پارس کا بریڈ کی طرف بڑھتا ہاتھ ایک لمحے کو رک سا گیا۔ اتنی تیاری کے باوجود بھی وہ پکڑی گئی تھی۔ جاذب ریان جو بظاہر بے پروائی سے نیوز پیپر میں مگن تھا۔ اس نے نیوز پیپر کا کونا موڑ کر ایک ثانیے کو اسے دیکھا' چہرے اور آنکھوں سے گلابی پن نمایاں تھا جو اس بات کا غمازی تھا کہ وہ روئی ہے۔ سر جھٹک کر وہ پھر نیوز پیپر میں گم ہو گیا۔

"بس ٹھیک سے نیند نہیں آئی۔" اس نے مسکرا کر عاصمہ کو مطمئن کرنا چاہا۔

"خیال رکھا کرو اپنا' صبح صبح پھر تمہیں یونیورسٹی کے لیے جانا ہوتا ہے۔ رات ٹھیک سے سوؤ گی نہیں تو طبیعت میں کسلمندی رہے گی۔" عاصمہ بیگم کہتے ہوئے سینڈوچ اس کی پلیٹ میں ڈالنے لگیں۔

"جی...... میں خیال رکھوں گی۔" مسفرہ پارس نے جلدی سے سر ہلایا۔

"اوکے دیر ہو رہی ہے' میں نکلتا ہوں۔" نیوز پیپر سائیڈ پر رکھتے اس نے جوس کا گلاس خالی کرتے جیسے اعلان کیا۔ مسفرہ پارس سینڈوچ کا ٹکڑا فورک میں پھنسائے منہ میں ڈالنے لگی تھی اس کا ہاتھ ایک منٹ کو اسی اینگل پر فریز ہو گیا۔

"اتنی بھی کیا دیر ہو گئی تھوڑا صبر کرو۔ مسفرہ ناشتا تو کر لے۔" عاصمہ بیگم کے بولنے پر جاذب ریان نے ایک نظر مسفرہ پارس پر ڈالی' وہ جو عاصمہ بیگم کے کہنے پر سینڈوچ کا ٹکڑا منہ میں ڈال چکی تھی۔ جاذب ریان کے دیکھنے پر وہ ٹکڑا ابھی اسے حلق میں پھنستا محسوس ہوا تب ہی اس نے پانی کی تلاش میں میز پر نظر ڈالی۔

"یہ جوس پی لو۔" عاصمہ اس کی متلاشی نظروں کو بھانپ گئی تھیں تب ہی انہوں نے جوس گلاس میں انڈیل کر اس کی طرف بڑھایا۔

"سینڈوچ تو کھالو۔" اسے خالی جوس پیتے دیکھ کر عاصمہ بیگم ٹوکنے لگیں۔

جاذب ریان چند سیکنڈ میں کئی بار رسٹ واچ کو نظروں کے سامنے کر چکا تھا۔ عاصمہ بیگم کے کہنے پر وہ بیٹھ تو گیا تھا مگر اس کے ماتھے پر پڑتی لکیر مسفرہ پارس کو با آسانی نظر آ رہی تھی کہ وہ دادا جان اور رانا صاحب کی وجہ سے چپ تھا جو خالصتاً بزنس کا مسائلہ ڈسکس کر رہے تھے۔

"جب تک مسفرہ ناشتا کر رہی ہے تم یہ ورقی پراٹھا تو چکھ لو۔" عاصمہ بیگم نے پراٹھوں کی ٹرے اس کی طرف کی۔

"صبح صبح آئلی چیزیں پسند نہیں آپ جانتی تو ہیں۔" اس نے پھر رسٹ واچ کی طرف دیکھا تو مسفرہ پارس کرسی دھکیلتی اٹھ کھڑی ہوئی۔

"تم یونیورسٹی میں کچھ کھالینا۔" عاصمہ بیگم کی ہدایت پر کتابیں اٹھاتی مسفرہ نے سر ہلا کر یقین دہانی کروائی۔ اس سے پہلے جاذب ریان سب کو اللہ حافظ کہتا لمبے ڈگ بھرتا باہر نکل گیا' کتابیں اٹھائے پیچھے پیچھے مسفرہ پارس بھی تھی۔

❀......❀......❀

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 f PAKSOCIETY

"کیسی ہو سوئٹی؟" ابھی وہ کار سے اتری ہی تھی کہ وردہ اس کے سامنے آ کھڑی ہوئی۔ شوخ سی وردہ نے جھٹ پٹ اسے گلے لگالیا۔

"اپنی کتابیں پکڑو۔" جاذب ریان اسے مصروف گفتگو دیکھ کر بولا شاید اسے کچھ زیادہ جلدی تھی یا وہ مسفرہ پارس کے وجود کو زیادہ دیر برداشت نہیں کر پا رہا تھا۔

"سوری......" مسفرہ نے پلٹ کر فوراً کتابیں تھام لیں۔

"یہ کون ہیں؟" وردہ نے اشتیاق سے جاذب ریان کو دیکھتے ہوئے سوال کیا۔ مسفرہ پارس کو اس گھڑی وردہ کی منٹوں میں فری ہونے والی فطرت بہت کھلنے لگی۔ وہ بے چارگی سے کتاب پر انگلیاں پھیرنے لگی۔

"اس کی زبان کو تو جیسے تالا لگ گیا' آپ ہی اپنا تعارف کروادیں۔" وردہ اسے دیکھتے ہوئے جاذب ریان سے شوخی سے کہہ رہی تھی۔

"میں جاذب ریان ہوں۔" ناچار اسے تعارف کرانا پڑا۔

"نائس نیم' میری عزیز سہیلی کے کیا لگتے ہیں؟" وردہ کی سوال نے خاموش کھڑی مسفرہ کی انگلیوں میں لرزش طاری کردی۔ جاذب ریان کے لب بھینچ گئے' وردہ سوالیہ نظروں سے اسے ہی دیکھ رہی تھی۔

"بیوی لگتی ہیں یہ میری۔" جاذب ریان نے جیسے بادل نخواستہ کہا اور کار اسٹارٹ کردی۔

"کیا......؟" وردہ جیسے چلائی مگر جاذب ریان کے اندر اتنا شور مچ گیا تھا کہ وہ کار نکال لے گیا وردہ حیران پریشان کھڑی رہ گئی۔ مسفرہ پارس نے اندر کی جانب قدم بڑھادیئے تھے۔

"بیوی لگتی ہیں میری۔" کیسا کھینچ کر پتھر مارا تھا اس نے۔

"یہ کیسا مذاق کیا ہے محترم جاذب ریان نے؟" وردہ حیرت سے نکلی تو دو چار قدموں میں اسے جالیا۔

"سچ ہے۔" مسفرہ پارس نے پھیکی مسکراہٹ سے کہا۔ وہ اس کی بات کو جھٹلا نہیں سکتی تھی خواہ وہ جھوٹ ہی کیوں نہ بولتا۔ ابھی تو وہ سچ بول کر گیا تھا' ایسا سچ جو اسے اندر ہی اندر نوچ رہا تھا۔

"کب ہوئی شادی...... تم نے مجھے نہیں بتایا۔" وردہ کو جیسے صدمہ پہنچا۔ مسفرہ پارس اس گھڑی خود کو سخت بے بس محسوس کررہی تھی۔

❁......❁......❁

"جاذب ریان...... تم سچ میں بہت اچھے ہو' آئی لائک یو سو مچ۔ میں جب بھی اپنے لائف پارٹنر کے بارے میں سوچتی ہوں تو میری خواہش ہوتی ہے کہ وہ بالکل تم جیسا ہو۔" ہنزہ جذب کے عالم میں اسے دیکھتے ہوئے کہہ رہی تھی' وہ ہولے سے مسکرادیا۔

"میری طرح ہو...... یعنی وہ میں نہیں ہوسکتا۔" اس نے شرارت سے پوچھا۔ ہنزہ نزاکت سے ہنس دی' اس کے خوب صورت چہرے پر کئی رنگ بکھرے تھے۔ وہ خوب صورت تھی' اس خوب صورتی کا اسے بخوبی احساس بھی تھا۔ اوپر سے اس نے دل موہ لینے میں پی ایچ ڈی کی ڈگری لے رکھی تھی' خاندان کے کئی لڑکے اس کے طلب گار تھے۔ ان میں سے جاذب ریان بھی ایک تھا جو اسے بھی بہت پسند تھا تب ہی وہ اکثر کھلے ڈلے انداز میں اظہار کر جاتی تھی۔ جاذب ریان صرف اس کا کزن نہیں بلکہ جاذب وہ واحد کزن تھا جس کے ساتھ اس کی سب سے زیادہ دوستی تھی...... لیکن جاذب اس دوستی سے آگے سوچنے لگا تھا۔ جب عاصمہ بیگم نے شادی کے لیے جاذب ریان سے پوچھا تو اس نے جھٹ ہنزہ کا نام لے لیا۔

"ہنزہ......" عاصمہ بیگم ایک لمحے کے لیے چپ سی ہوگئیں انہیں پتا تھا اس کا رجحان شروع سے اس طرف ہے۔

"ہنزہ مگر میرا ارادہ تو......"

"کم آن مما...... مجھے پتا ہے آپ کا ووٹ کس کی طرف ہے لیکن میں ہنزہ کو پسند کرتا ہوں اور ہنزہ بھی مجھے پسند کرتی ہے۔" جاذب ریان نے عاصمہ کی بات مکمل

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY
RSPK.PAKSOCIETY.COM FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

ہونے سے پہلے دوٹوک انداز میں کہہ دیا۔ عاصمہ بھی چپ کر گئیں وہ رشتہ لے کر گئی تھیں۔ فراز صاحب کو کیا اعتراض ہوسکتا تھا' قابل بھتیجا خود ان کی بیٹی کا طلب گار تھا۔ عروسہ بھی خوش تھیں' بڑوں نے سوچنے کا وقت لیے بنا ہاں کردی اور شادی کی تیاریاں شروع ہوگئیں۔

بالآخر وہ دن بھی آ گیا جب ایجاب و قبول کے مرحلے طے ہونا تھے۔ نکاح خواں آ چکے تھے لیکن ہنزہ اپنے کمرے میں نہیں تھی۔ ہاں اس کا لکھا پرچا انہیں مل گیا تھا جس میں درج تھا۔

"وہ کسی سے شدید محبت کرتی ہے' شادی بھی اسی سے کرے گی۔" ان کے ہاں چونکہ خاندان سے باہر شادی کرنے کا رجحان نہیں تھا اس لیے اس نے انتہائی قدم اٹھایا۔ فراز اور عروسہ ڈھے گئے تھے۔

جاذب ریان کا چہرہ سفید پڑ گیا تھا' یہ سب اس کے لیے کسی شاک سے کم نہیں تھا۔ ہنزہ جو اس کی محبت کا دم بھرتی نظر آتی تھی وہ کسی اور کی طالب تھی اور وہ بے وقوف بنتا رہا' وہ اس کے جذبات سے کھیلتی رہی۔ دادا جان فراز پر غصہ ہو رہے تھے' رانا صاحب دادا جان کو سنبھال رہے تھے جو بیٹے بہو کو بیٹی کی صحیح تربیت نہ کرنے پر لعن طعن کر رہے تھے۔

"یہ وقت ان باتوں کا نہیں ہے' مہمان آئے بیٹھے ہیں ہم اپنی عزت کا جنازہ نکلنے نہیں دیں گے۔ جائیں رانا نکاح خواں کو بلا لائیں بس لڑکی کے خانے سے ہنزہ کا نام کاٹ کر مسفرہ پارس کا نام لکھ دیں۔" عاصمہ بیگم نے ٹینس ماحول میں بھی اپنے حواس بحال رکھے اور کونے میں چپکی کھڑی پریشان صورت لیے مسفرہ پارس کو پکڑ کر اس کے قریب لے آئیں' وہ پھٹی پھٹی آنکھوں سے سب کو دیکھ رہی تھی۔

عروسہ اور فراز جس طرح اسے ملتجی نظروں سے دیکھ رہے تھے اس پر اس نے زبان دانتوں تلے دبالی کہ وہ ہمیشہ سے ان کی فرماں بردار دبو سی بیٹی رہی تھی۔ جو ہنزہ جیسی تیز طرار بہن کے آگے ہمیشہ پسِ منظر میں چلی جاتی تھی' جاذب ریان نے عاصمہ بیگم کو دیکھا تھا۔

"تم نے اپنا انتخاب دیکھ لیا؟ میرا ووٹ ہمیشہ سے مسفرہ کے لیے تھا۔" عاصمہ بیگم کی سرگوشی نے جاذب ریان کو کچھ کہنے کے قابل نہ چھوڑا تھا۔ ڈری سہمی مسفرہ پارس کے سر پر بھاری زرتار آنچل ڈال کر اسے بٹھا دیا گیا۔ عاصمہ اور عروسہ اس کے دائیں بائیں آ گئی تھیں۔ جاذب ریان نے ایک نظر مسفرہ پارس پر ڈالی اور تیزی سے باہر نکل گیا۔

مجبوراً ہی سہی لیکن جاذب ریان نے اسے اپنی زوجیت میں قبول کرلیا تھا۔ اس نے صرف کاغذ کی حد تک اسے قبول کیا تھا' وہ تو اسے اپنے روم میں بھی جگہ دینے کو تیار نہ تھا مگر بڑوں کے خیال سے اسے چپ رہنے پر مجبور کر دیا تھا۔

جس سیج کو اس نے ہنزہ کے تصور میں سجایا تھا آج وہاں مسفرہ پارس تھی۔ سیج سے پھولوں کی لڑیوں کو نوچتا وہ اتنا وحشی خونخوار لگ رہا تھا کہ مسفرہ پارس کا دل سوکھے پتے کی طرح کانپنے لگا۔ اسے لگا ابھی وہ اس کا بھی ایسا حشر کرے گا جیسا نازک پھولوں کا کیا ہے۔

"اٹھو بیڈ سے...... اور شکل گم کرواپنی۔" وہ دھاڑا تو لرزتے وجود سے جلدی سے بیڈ سے اتری۔ اس کوشش میں وہ جتنی بار دوپٹے اور بھاری شرارے تلے ڈولی' اس پر جاذب ریان خونخوار نظروں سے اسے گھورتا رہا۔ جیسے ہنزہ کے اپنے عاشق کے ساتھ بھاگنے میں اسی نے ساتھ دیا ہو یا وہ قصوروار ہو۔ ہاں قصور تو اس کا تھا کیونکہ وہ ہنزہ کی سگی بہن جو تھی۔

ہنزہ جس طرح فطرتاً تیز طرار اپنے حسن پر نازاں جانِ محفل ہوا کرتی تھی۔ جسے دلوں کو مٹھی میں کر لینے کا فن آتا تھا' مسفرہ پارس اسی قدر دبو خاموش طبع اور لوگوں سے گھبرانے والی تھی۔ عروسہ اور فراز نے جس طرح اس سے معافی مانگی تھی وہ خود کو یوں شرمسار محسوس کر رہی تھی جیسے ہنزہ نے نہیں اس نے ان کے سر جھکائے ہوں۔

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY
FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

جاذب ریان کا رویہ بہت اہانت آمیز ہوتا تھا' وہ اس کے کسی عمل کو نہیں سراہتا تھا بلکہ اس کا خیال رکھنے پر اکثر اسے جھڑکیاں ہی سننے کو ملتی تھیں۔ جاذب ریان کی طبیعت ٹھیک نہیں تھی وہ جلدی لوٹ آیا تھا۔

"سر میں درد ہے؟" مسفرہ نے ڈرتے ڈرتے پوچھا۔ "چائے لے آؤں یا کچھ کھائیں گے پہلے۔" جواب اب بھی ندارد تھا۔

"جاذب...... میڈیسن لادوں' بتائیں کیا ہوا ہے؟" اب کے اس نے پھر ہمت کر کے پوچھا۔ سر دونوں ہاتھوں میں تھامے جاذب ریان نے سرخ خونخوار نظروں سے اسے دیکھا۔ مسفرہ کی ریڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ ہونے لگی۔ وہ ڈر کے بیڈ سے دو قدم دور ہوئی۔

"دفع ہو جاؤ یہاں سے' میرے اس حال کی ذمہ دار تم ہو۔ تمہاری شکل دیکھ دیکھ کر خون کھولتا ہے میرا' سکون ختم ہوگیا ہے زندگی سے...... جاؤ دفع ہو۔" وہ اتنی زور سے دھاڑا کہ مسفرہ کے پورے وجود میں کپکپاہٹ طاری ہوگئی۔ وہ تیزی سے کمرے سے نکلی مگر اس سے بھی تیزی سے آنسو آنکھوں سے نکل آئے تھے۔

"کیا ہوا؟" عاصمہ بیگم گزر رہی تھیں اسے تیزی سے کمرے سے باہر آتا دیکھ کر ٹھٹک گئیں۔ مسفرہ نے جلدی سے آنسو صاف کیے۔

"کچھ نہیں تائی جان۔"

"جاذی نے کچھ کہا؟" عاصمہ بیگم نے سنجیدگی سے پوچھا۔ "رکو میں پوچھتی ہوں اس سے۔" عاصمہ بیگم کمرے کی طرف بڑھیں۔

"تائی جان پلیز......" مسفرہ نے عاصمہ بیگم کو بازو سے پکڑ لیا۔

"ارے بات تو کرنے دو' کس گناہ کی سزا دے رہا ہے وہ تمہیں' حد ہوگئی۔" عاصمہ بیگم کو کچھ زیادہ ہی غصہ آ گیا تھا۔ وہ روزِ اول سے جاذب کا رویہ دیکھ رہی تھیں' اکثر ہی مسفرہ انہیں چھپ چھپ کے روتی نظر آتی تھی۔ آنسو بہاتی مسفرہ نفی میں سر ہلاتی ان کے سامنے ہاتھ جوڑ گئی تھی' عاصمہ بیگم کو جیسے افسوس ہوا' اسے تھام کر وہ لاؤنج میں لے آئیں۔

"مجھے معاف کردو' تمہارے ساتھ زیادتی کرنے میں' میں سرفہرست ہوں۔" عاصمہ بیگم کو خاموش طبع سگھڑ' دھیمے سے مسکرانی مسفرہ ہمیشہ سے جاذب کے لیے پسند تھی لیکن جب جاذب نے ہنزہ کا نام لیا تو انہوں نے ہاں کردی کہ بیٹی تو وہ بھی دیور کی تھیں پھر جاذب جس کے ساتھ خوش رہتا اس میں ان کی خوشی بھی شامل ہوتی لیکن عین موقع پر ہنزہ نے گھر چھوڑ کر جو داغ سب کے ماتھے پر لگایا اسے چھپانے کے لیے انہیں مسفرہ کو قربانی کا بکرا بنانا پڑا گو کہ وہ آج بھی ان کی اولین پسند تھی لیکن جاذب کے رویے پر وہ اکثر دکھی ہو جاتی تھیں۔

"ایسی باتیں نہ کریں تائی جان...... معافی نہ مانگیں۔" سوں سوں کرتی وہ شرمسار ہوئی۔

"ذرا عقل نہیں اس لڑکے میں۔ جس سے محبت کا دم بھرتا تھا وہ تو دن میں تارے دکھا گئی اور جو پارس ملی ہے اس کی قدر نہیں...... اگر مجھے پتا ہوتا کہ اس کے رنگ ڈھنگ یہ ہوں گے یا تمہارے ساتھ ایسا رویہ رکھے گا تو کبھی تمہیں زبردستی اس کی زندگی میں شامل نہ کرتی۔" عاصمہ بیگم کو آج کچھ زیادہ ہی غصہ آ رہا تھا۔

"اب بھی وقت نہیں گزرا' میں بات کرتی ہوں رانا اور ابا جان سے وہ فراز اور عروسہ سے بات کریں۔ تمہارے لیے بہت قدر کرنے والا شخص ڈھونڈوں گی' میں کہتی ہوں جاذب سے طلاق دے تمہیں تاکہ میرے سر سے بھی یہ بوجھ تو اترے۔ میں تمہیں یوں گھٹ گھٹ کے روتے نہیں دیکھ سکتی' دے طلاق...... اسے بھی پتا لگے۔"

"تائی جان......!" مسفرہ پارس پوری جان سے لرزی۔

"میں طلاق نہیں لوں گی...... کبھی بھی نہیں۔" اس کے آنسوؤں میں مزید روانی آ گئی۔

"طلاق نہیں لو گی...... یوں صبح شام اپنی بے عزتی کرواتی رہو گی' تمہیں کیا لگتا ہے۔ پتھر میں جونک لگ

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

جائے گا' وہ وقت گزر گیا بیٹا...... جب عورتیں سالوں کسی کا انتظار کرتی تھیں کہ وہ پلٹ آئے گا' میں تمہیں لاحاصل انتظار کے کرب میں نہیں دھکیل سکتی۔ ابھی تمہاری عمر ہی کیا ہے' اس سال ماسٹرز کرلو گی۔ اچھے سے اچھا رشتہ مل جائے گا۔" عاصمہ بیگم نے سمجھانا چاہا' اس گھڑی وہ جاذب کی کم اس کی ماں زیادہ لگ رہی تھیں جو بیٹی کے لیے متفکر ہو۔

"مجھے طلاق نہیں لینی۔" مسفرہ کا لہجہ اٹل تھا۔

"تو کیا ساری زندگی اس پتھر سے سر پھوڑتی اور بے عزتی کرواتی رہو گی۔" عاصمہ بیگم کو افسوس ہو رہا تھا۔

"نہ کریں کبھی محبت' میں تو ان سے محبت کرتی ہوں نا۔ گزر جائے گی زندگی ان کی ڈانٹ کھاتے ہوئے۔" وہ آنسو سمیٹتی عزم سے بولی پر لب دانتوں تلے دبا لیے جیسے کوئی انہونی بات کہہ دی ہو۔

"تم جاذب سے محبت کرتی ہو؟" عاصمہ بیگم کو بھی حیرت بھری خوشی ہوئی مسفرہ ایک دم سے شرمندہ ہوگئی۔

"بتاؤ نا؟" عاصمہ نے اس کے کندھے پر دباؤ ڈالا۔

"جی تائی جان...... مجھے بچپن سے جاذب اچھے لگتے ہیں۔" اس کی زبان لڑکھڑائی۔ "لیکن جاذب کا رجحان ہمیشہ ہنزہ آپی کی طرف رہا تو میں نے خود کو سمجھالیا سب کچھ ہماری مرضی کے مطابق نہیں ہوتا۔"

"لیکن اللہ نے تمہیں اس کا نصیب بنادیا۔" عاصمہ بیگم نے اس کی بات کو بڑھاوا دیا' وہ چپ رہی۔

"تم نے بھی کہاں سر پھوڑ لیا اور یہ جاذب اسے جانے کب کھرے کھوٹے کی پہچان ہوگی۔" عاصمہ بیگم کو جہاں یہ حقیقت جان کر خوشی ہوئی وہیں مسفرہ اور جاذب کے بیچ کی دوری کھلنے لگی۔

"جب اللہ نے انہیں میرا کردیا ہے تو ان کی محبت بھی میرا نصیب بنادے گا۔" اس کے لہجے میں عزم تھا' عاصمہ بیگم نے صدق دل سے آمین کہا تھا۔

❀......❀......❀

"کیسے ہو جاذی؟" جاذب ریان لیپ ٹاپ پر بزی تھا جب اس کے نمبر پر کال آئی' وہ بزی تھا اس لیے اس نے اسپیکر آن کردیا تھا۔

"میں ٹھیک ہوں' آپ کون؟" مصروف انداز میں ٹائپنگ کرتے اس نے استفسار کیا۔

"جاذی پہچانا نہیں' میں تمہاری ہنزہ......" اسپیکر سے آتی آواز پر اس کے ہاتھ ساکت رہ گئے تھے' نظریں بے ساختہ سیل فون کی اسکرین کو گھورنے لگیں کوئی نیا نمبر تھا۔

"ہاں پہچانو گے بھی کیسے' ناراض جو ہوگے۔ میں نے اتنا برا جو کیا تمہارے ساتھ۔" اسپیکر سے آواز آرہی تھی۔

"سی" کی آواز پر اس کی نظریں سامنے دروازے پر اٹھی تھیں۔ مسفرہ کافی لیے کھڑی تھی اور غالباً ہنزہ کی آواز سن کر کافی چھلک کر اس کے ہاتھ پر گری تھی' چہرے پر ہوائیاں اڑنے لگی تھیں۔

"جاذی جو کچھ ہوا میں اس پر شرمندہ ہوں' آئی نو میں نے تمہیں ہرٹ کیا۔ میں بہک گئی تھی' فہد کی چکنی چپڑی باتوں میں آگئی تھی۔ پاگل تھی جو تمہاری محبت کی قدر نہیں کی۔" وہ جانے کیا' کیا کہہ رہی تھی' جاذب ریان کی نظریں مسفرہ کے دھواں دھواں چہرے کی طرف تھیں' کافی سائیڈ پر رکھ کر وہ تیزی سے کمرے سے باہر نکل گئی تھی۔ جاذب ریان کی نظریں دروازے تک گئی تھیں۔

"جاذی...... میں تم سے ملنا چاہتی ہوں' کل تم مجھے کافی شاپ پر مل سکتے ہو؟" ہنزہ بہت آس سے پوچھ رہی تھی۔

"ہاں...... مل سکتا ہوں پانچ بجے۔" اس نے سیل فون قریب کرکے کہا۔

"او تھینک یو سو مچ...... جاذی میں بہت شرمندہ ہوں' مجھے یقین تھا تم مجھے معاف کردو گے۔" ہنزہ کہہ رہی تھی اور کمرے کے باہر دروازے سے لگی مسفرہ پارس جیسے ڈھے گئی تھی۔

❀......❀......❀

"مسفرہ سردیوں کا آغاز ہو چکا ہے' تم بدلتے موسم کے حساب سے شاپنگ ہی کرلو دسمبر اب بس اختتام کی طرف گامزن ہے۔ نیا سال شروع ہونے والا ہے' نئے

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY
RSPK.PAKSOCIETY.COM FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 f PAKSOCIETY

سال کو نئے انداز سے خوش آمدید کہو تا کہ زندگی کا ہر دن خوب صورت ہو۔" عاصمہ بیگم صبح سے نوٹ کر رہی تھیں وہ کچھ بکھری بکھری سی تھی' بار بار گھڑی کی طرف دیکھ رہی تھی۔ اس نے جیسے کوئی بات نہیں سنی تھی ان کی ورنہ وہ سال نو کے لیے بہت اہتمام کرتی تھی لیکن اب کے زندگی میں جیسے پت جھڑ کا موسم آن ٹھہرا تھا۔

"تائی جان...... پانچ بج گئے کیا؟" اس نے خلاء میں گھورتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں وہ تو روز ہی بجتے ہیں آج کون سی نئی بات ہے اور اب تو سات بجنے والے ہیں۔" عاصمہ بیگم نے گھڑی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں وہ ابھی ان کے پاس ہوں گے' اتنے دنوں بعد جو ملے ہیں۔" وہ خود کلامی کے انداز میں بڑبڑائی۔

"کیا کہہ رہی ہو؟" عاصمہ بیگم سن نہ سکیں۔

"کچھ نہیں۔" اس نے لب کچلے۔

"میں تم سے سردیوں کی شاپنگ کا پوچھ رہی ہوں' کب کرو گی؟"

"میرا دل نہیں ہے تائی جان۔" اس نے بے دلی سے کہا۔

"السلام علیکم!" اسی گھڑی جاذب ریان لاؤنج میں داخل ہوا تھا۔ مسفرہ نے چونک کر اسے دیکھا جیسے پہلی بار دیکھ رہی ہو۔ آج وہ کچھ زیادہ فریش لگا' چہرے پر اتنے دنوں سے جو بے زاریت طاری تھی آج وہ غائب تھی۔ مسفرہ کے دل کو جیسے کسی نے نوچنا شروع کر دیا۔

"آج دیر کر دی تم نے آنے میں۔" عاصمہ بیگم کو ہی یہ پوچھنے کا استحقاق تھا ورنہ تو مسفرہ اس کے سامنے چوں تک نہیں کر سکتی تھی۔

"السلام علیکم!" فراز اور عروسہ کی اچانک آمد پر مسفرہ میں اٹھنے کی بھی تاب نہ رہی' اسے کسی انہونی کا احساس ستانے لگا۔

"ارے تم دونوں' آؤ...... آؤ......" عاصمہ بیگم خوش دلی سے عروسہ سے گلے ملیں۔ "بالکل اچانک آئے تم لوگ' فون بھی نہیں کیا۔" عاصمہ نے بات برائے بات کی۔

"ہمیں تو جاذی نے فون کر کے بلایا ہے۔" فراز نے مسکراتے ہوئے کہا تو عاصمہ بیگم نے بھی کسی قدر تشویش سے جاذب ریان کے چہرے کی طرف دیکھا جو کمال سکون سے صوفے پر بازو پھیلائے بیٹھا تھا۔

مسفرہ نے ڈری سہمی نظروں سے اسے دیکھا' وہ آج سے پہلے اسے اتنا آسودہ کبھی نظر نہیں آیا تھا۔ سب کو معاملے کی سنگینی کا احساس اس وقت ہوا جب رانا صاحب کے ساتھ دادا جان بھی تھوڑی دیر میں داخل ہوئے۔

"کیا بات ہے جاذی...... تم نے سب کو کیوں اکٹھا کیا ہے؟" عاصمہ بیگم کو ہول اٹھنے لگے۔ کہیں وہ مسفرہ سے متعلق کوئی فیصلہ تو نہیں کرنے لگا تھا۔ مسفرہ کی ٹانگیں بُری طرح لرزنے لگیں تو اس نے پیروں کو گھٹنوں سمیت سینے سے لگا کر دونوں ہاتھ گھٹنوں کے گرد کس لیے۔

"میں ابھی ہنزہ سے مل کر آ رہا ہوں' اس نے کل مجھے فون کر کے ملنے کی خواہش ظاہر کی تھی......"

"تم اس سے ملنے گئے ہی کیوں؟" عاصمہ بیگم بیچ میں ہی بول پڑیں انہیں یہ بات ذرا بھی اچھی نہیں لگی تھی۔

"وہ بہت شرمندہ ہے جس کی شہ پر اس نے انتہائی قدم اٹھایا تھا وہ اپنی فیملی کے ڈر سے وہاں پہنچا ہی نہیں ہنزہ اپنی دوست کے گھر رہ رہی ہے وہ واپس آنا چاہتی ہے آپ سب سے معافی مانگنا چاہتی ہے۔" جاذب ریان کمال سکون سے گویا تھا۔

"اسے کہہ دو وہ ہمارے لیے مر گئی ہماری ایک ہی بیٹی ہے۔ ہمارا اس سے کوئی واسطہ نہیں اور اسے کہہ دینا وہ بھولے سے بھی میرے سامنے نہ آئے اور تم بھی آج کے بعد اس کے متعلق ہم سے کوئی بات نہ کرنا۔" فراز صاحب آپے سے باہر ہوئے۔

"تمہارا غصہ اپنی جگہ فراز لیکن یہ بھی سوچو کہ لڑکی ذات ہے کب تک دوست کے گھر رہے گی آگے سے کچھ ہو گیا تو ہماری ہی عزت پر حرف آئے گا۔" دادا جان نے سمجھانا چاہا۔

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY
RSPK.PAKSOCIETY.COM FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

"عزت پر حرف تو آ چکا ہے...... بابا جان اب اور کیا باقی رہ گیا ہے جاذی اتنا کرو کہ کسی ہوسٹل میں اسے رہائش دلوادو اور کہو کہ خود اپنی زندگی گزارے ہمارے گھر اور کسی چیز پہ اس کا کوئی حق نہیں، چلو عروسہ۔" فراز صاحب دوٹوک بات کر کے اٹھ کھڑے ہوئے ماحول کی یخ بستگی بڑھ گئی تھی فراز ساکت بیٹھی مسفرہ کے سر پہ ہاتھ پھیرتے چلے گئے تو آنسو ضبط کرتی عروسہ بھی ہم قدم ہوگئیں کہ جیسی بھی سہی ہنزہ تھی تو ان کی بیٹی...... جس نے اپنے لیے پتھروں کی راہ خود چنی تھی۔

❁......❁......❁

مسفرہ کتابیں پھیلائے اسائنمنٹ بنا رہی تھی جب جاذب ریان کا بیڈ پہ پڑا سیل فون بار بار بجنے لگا پہلے تو وہ اگنور کرتی رہی لیکن جب تیسری بار کال آئی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر سیل فون اٹھایا۔

"ہنزہ کالنگ۔" دیکھ کر اس کے ہاتھ لرزے، اسی دم واش روم کا لاک کھلنے کی آواز آئی اس نے تیزی سے فون کو سابقہ انداز میں رکھا اور جلدی سے اپنی کتابوں پہ جھک گئی، وہائٹ بنیان اور ٹراؤزر میں گیلے بالوں کو ٹاول سے رگڑتا واپس آیا تو بجتے سیل فون نے اس کی توجہ اپنی طرف کھینچ لی۔

"ہاں میں واش روم میں تھا۔" غالباً کال دیر سے پک کرنے پر ناراضگی کا اظہار کیا گیا تھا تب ہی وہ صفائی دے رہا تھا۔

"ہنزہ میں نے گھر والوں سے تمہارے متعلق بات کی ہے مگر چچا جان کچھ سننے کو تیار نہیں ہیں بٹ یوڈونٹ وری میں تمہارے ساتھ ہوں۔" مسفرہ کی آنکھوں کے آگے پانی کی چادر تن گئی، سامنے موجود کتابوں کے حروف دھندلا گئے تھے۔

"میں تھوڑی دیر میں ملتا ہوں تم سے تمہاری طرف ہی آ رہا تھا۔" بات کرتے ہوئے جاذب ریان چینجنگ روم میں چلا گیا اور اس کی آواز آنا بھی بند ہوگئی تھی آنسو ٹپ ٹپ کتاب پر گر کر کتاب کو بھگونے لگے تھے۔

❁......❁......❁

"جب سے ہنزہ منظر پہ آئی ہے تم کچھ زیادہ فون سے چپکے نہیں رہنے لگے۔" عاصمہ بیگم بطور خاص کمرے میں اسے سمجھانے آئی تھیں کھانے کی میز پر بھی وہ جس طرح فون کان سے لگائے بیٹھا تھا اس پہ ان کا غصہ ہونا بجا تھا۔

"وہ اکیلی ہے مما۔" جاذب نے فون سائیڈ پر رکھتے جیسے یاد دلایا مسفر وارڈ روب سے کپڑے نکالنے میں مصروف رہی۔

"اس کی تنہائی کا بچھو تمہیں کاٹ رہا ہے، جو خاندان بھر میں ہماری عزتوں کا جنازہ نکال کر بھی تمہیں کال کر رہی ہے اور تم گھنٹوں اس کے ساتھ فون پر مصروف ہو اس گونگی لڑکی کا احساس نہیں ہو رہا تمہیں جو ہونٹ سیے چپکی بیٹھی ہے۔" عاصمہ بیگم نے جھٹکے سے مسفرہ کو بازو سے کھینچ کر اس کے سامنے کیا۔

"اگر یہ عین نکاح پر منع کر دیتی تو میں دیکھتی تم کیا منہ دکھاتے اپنے سرکل کے لوگوں کو۔" عاصمہ بیگم اشتعال میں تھیں۔ مسفرہ لب کاٹتی سر جھکائے کھڑی تھی ایک لمحے کو جاذب ریان بھی چپ رہ گیا تھا۔

"اگر یہی کچھ کرنا ہے تو طلاق دے کر فارغ کرواسے اور جا کر نکاح کر لو اس سے جس سے گھنٹوں فون پر باتیں کرتے رہتے ہو۔" عاصمہ بیگم غصے کا اظہار کر کے چلی گئی تھیں...... جاذب ریان کی نظریں ساکت کھڑی مسفرہ پر تھیں جس نے اپنے آنسو چھپانے کے لیے واش روم کا رخ کر لیا تھا۔

❁......❁......❁

دسمبر کا آخری دن اختتام کی طرف گامزن تھا اتنا بے زار دسمبر کبھی نہیں گزرا تھا۔

میرے ستم گر کا حال کیا پوچھتے ہو
لہجہ جون کا جذبات دسمبر سے

نیا سال چند لمحوں کی دوری پہ تھا مگر کوئی خوشی کوئی احساس اس کے اندر نہیں جاگ رہا تھا ورنہ نئے سال پہ وہ کتنے چاؤ سے ساری فرینڈز کو وشنگ کارڈز کیک اور پھول

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY
RSPK.PAKSOCIETY.COM FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

بھیجتی تھی جاذب ریان سے جڑنے کے بعد سے تو جیسے وہ مسکرانا بھی بھول گئی تھی سوکھے پھول کی طرح کملا گئی تھی۔

"یہ کیا کر رہی ہو؟" جاذب ریان کمرے میں آیا تو وہ بیگ میں اپنا ضروری سامان رکھ رہی تھی، اس کے اچانک بولنے پہ وہ ایک دم سے ڈر گئی۔

"کہیں جا رہی ہو؟" ٹائی کی ناٹ ڈھیلی کرتے وہ بیڈ پر بیٹھ گیا سوٹ کیس بیڈ پر رکھے مسفرہ اپنی چیزیں پیک کر رہی تھی۔

"جی میں کل گھر چلی جاؤں گی۔" نیا سال بس چند لمحوں کی دوری پر تھا اور وہ اس کی زندگی سے جانے کی روداد سنا رہی تھی۔

"کتنے دنوں کے لیے۔" وہ مکمل طور پر اس کی جانب متوجہ تھا۔

"ہمیشہ کے لیے۔" ہینگر سے سوٹ نکال کر بیگ میں رکھتے ہوئے اس نے پہلی بار جاذب ریان کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتے ہوئے جواب دیا، کافی دنوں سے اس کا موڈ بہت خوشگوار رہنے لگا تھا۔ اسے مسفرہ پر چلانے کا بھی وقت نہیں مل رہا تھا اب بھی وہ بڑے آرام سے اس سے سوال جواب کر رہا تھا۔

"ہمیشہ کے لیے......" جاذب ریان نے دہرایا۔

"جی......" وہ بمشکل کہہ کر رخ پھیر گئی۔

"یعنی تم اس گھر کو چھوڑ کر جانے کی بات کر رہی ہو۔" وہ جیسے اپنا واہمہ دور کرنا چاہ رہا تھا۔

"جی میں جاؤں گی تو ہی آپ ہنزہ آپی سے شادی کر سکیں گے۔" وہ بدقت بولی۔

"ہاں یہ تو ہے کافی عقل مند ہو تم اگر جانا ہے تو کل کیوں ابھی کیوں نہیں پرانے تعلق کو پرانے سال میں ہی الوداع کر دیں تو زیادہ اچھا ہے نا، نیا سال نئے ہم سفر کے ساتھ زیادہ سحر انگیز ہوگا چلو میں تمہیں ابھی چچا جان کے گھر چھوڑ دوں۔" وہ اٹھ کھڑا ہوا...... مسفرہ کو اس سے ذرا بھی خوش فہمی نہیں تھی لیکن وہ یوں خوشی کا اظہار کرے گا یہ بھی گمان نہیں تھا تب ہی دل چھنا کے سے ٹوٹا تھا۔

"آؤ چلو...... شاباش میں تمہیں ابھی اسی وقت چھوڑ آؤں۔" جاذب ریان اس کا بازو کھینچتا اسے باہر لے جانے لگا مسفرہ اس سلوک پہ جیسے اپنی نظروں میں ہی گر گئی تھی۔

"یہ کیا ہو رہا ہے؟" جاذب اسے بازو سے گھسیٹتا باہر لے کر آیا تو عاصمہ بیگم یہ منظر دیکھ کر ہولنے لگیں۔

"میں مسفرہ کو چچا جان کی طرف چھوڑنے جا رہا ہوں۔" اس نے چلتے چلتے جواب دیا۔

"جاذی......" عاصمہ بیگم چلائیں۔

"مما آ کے بات کرتا ہوں ابھی جلدی میں ہوں۔" جاذب اسے کھینچتا باہر نکل گیا اس نے ڈبڈبائی آنکھوں سے عاصمہ بیگم کو دیکھا وہ سر پہ ہاتھ رکھے حیران و پریشان کھڑی رہ گئی تھیں، اسے فرنٹ سیٹ کی طرف دھکیل کر اس نے گاڑی اسٹارٹ کی، وہ سارا راستہ روتی رہی تھی، جاذب اتنا کٹھور ہے وہ کبھی سوچ بھی نہیں سکتی تھی دکھ سے اس کا دل بند ہونے لگا تھا۔

گاڑی کسی عمارت کے آگے رکی تھی، دکھ سے اس کا دل بند ہونے لگا تھا وہ آنسو بہانے میں اتنی مگن تھی کہ اسے احساس نہیں ہوا کب جاذب نے اسے گاڑی سے باہر کھینچا اور کب ہنزہ آ کر اس کے مقابل کھڑی ہو گئی۔ ہنزہ اسے بڑی عجیب نظروں سے دیکھ رہی تھی۔ یوں جیسے سامنے اس کی سگی بہن نہیں رقیب ہو جس سے اس نے ملنا بھی گوارا نہیں کیا' شناسائی کی کوئی رمق اس کے انداز میں نہیں تھی۔

محبت تو شاید کبھی اسے بہن سے تھی ہی نہیں ہمیشہ جھڑک کر ہی بات کرتی تھی اپنے حسن پہ اٹھلا کر مسفرہ کو اس کے دبو پن پہ ٹیز کرتی تھی مضحکہ اڑاتی تھی اب وہ اسے ایسی نظروں سے دیکھ رہی تھی جیسے جاذب کے ساتھ کھڑی وہ اسے سخت زہر لگ رہی ہو۔

"اسے میرے سامنے لانے کا مقصد؟" ہنزہ نے جاذب سے سوال کیا۔ اس کے اجنبی لب و لہجے پر مسفرہ کو ذرا برابر حیرت نہیں ہوئی وہ شروع سے بے حس اور خود پسند تھی اسے صرف اپنی خوشیاں نظر آتی تھیں خواہ وہ کسی کے

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY
RSPK.PAKSOCIETY.COM FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 f PAKSOCIETY

مزار پہ ہی کیوں نا تعمیر ہو۔

"آج تم نے مجھ سے کہا کہ میں مسفرہ کو طلاق دے دوں اور تم سے شادی کرلوں۔"

"ہاں کیونکہ میں جانتی ہوں تمہیں میں سوٹ کروں گی یہ دبو اور مجھ سے کم صورت مسفرہ نہیں۔" ہنزہ نے نخوت سے کہا۔

"میری تم سے فرینڈ شپ رہی اور اسے میں محبت سمجھ بیٹھا لیکن جب تم نے مجھے دھتکار کر گھر سے باہر قدم نکالا تو اسی دن تم میرے دل سے پسندیدگی کا گراف بھی گرا گئیں تھیں...... پھر تم لوٹ آئیں میں نے تمہارا ساتھ دیا ہاسٹل میں رہنے کا بندوبست کیا جاب دلوادی صرف اس لیے کہ خاندان اور تمہارے ماں باپ بھی تمہارے صورت دیکھنے کے روادار نہیں اور وہ بالکل ٹھیک کررہے ہیں کیونکہ تم جیسی بے حس اور خود غرض انسان سے واسطہ نہ رکھنا ہی بہتر ہے۔ تم تو اتنی خود غرض ہو کہ یہ جانتے ہوئے کہ تمہارے بھاگنے کے بعد اس لڑکی نے اپنی ذات کو داؤ پر لگا دیا میری جھڑکیاں، بدتمیزیاں برداشت کیں تمہارے حصے کا غصہ میں نے اس کے وجود پر انڈیلا بے شک یہ تمہاری طرح طرحدار نہیں بہت حسین نہیں لیکن یہ تم سے کہیں زیادہ دلکش ہے جو مردوں کو رجھانے کی کوشش نہیں کرتی جیسے لورز کی لمبی لسٹ بنانے کا شوق نہیں...... اور یہ تو اتنا خوب صورت اور معصوم دل رکھتی ہے کہ آج خود گھر چھوڑ کر جانے کی بات کررہی ہے مجھ سے علیحدگی چاہ رہی ہے صرف اس لیے کہ میں تم سے شادی کرلوں مگر میں اب تم پہ تھوکنا بھی پسند نہیں کرتا جو کچھ کیا صرف کزن اور انسانیت کے ناتے کیا...... دنیا میں دو طرح کے لوگ ہوتے ہیں ایک وہ جو نصیب پہ شاکر رہتے ہیں اور جو چاہا مل گیا تو ٹھیک نا ملا تو واویلا نہیں کرتے جیسے مسفرہ نے مجھے چاہا...... میری طلب کی مگر میری نظر میں خود کو گرایا نہیں اور دوسرے لوگ تمہاری طرح کے ہوتے ہیں جو خوب سے خوب تر کی تلاش میں رہتے ہیں اور آخر میں نامراد اور ناکام ہی ٹھہرتے ہیں خالی ہاتھ خالی دل لیے۔ پسندیدگی تو تمہاری اصل صورت دیکھ کر ہی ختم ہوگئی تھی اور پیار......" جاذب ہنسا۔ "سوری میم میں آپ سے پیار نہیں کرتا کیونکہ مجھے اس گونگی لڑکی سے عشق ہونے لگا ہے آج کے بعد میری طرف سے کوئی آس نا پالیے گا چلو مسفرہ۔" وہ جس طرح بازو سے پکڑ کر اسے لے کر آیا تھا اسی طرح اسے بازو سے پکڑ کر واپس پلٹ گیا ہنزہ اپنی جگہ پہ کھڑی کی کھڑی رہ گئی مسفرہ کے کان سائیں سائیں کررہے تھے جو کچھ اس نے سنا اس پر یقین نہیں آرہا تھا، اس نے کار اسٹارٹ کرکے روڈ پر ڈالی ہی تھی کہ اس کا سیل فون بجنے لگا۔

"لو جی...... آگیا مما کا فون۔" اس نے مسکراتے ہوئے کہہ کر کال ریسیو کی اور اسپیکر آن کردیا۔

"جاذی مسفرہ کہاں ہے کیا گھٹیا حرکت کی ہے تم نے......؟" عاصمہ بیگم چلارہی تھیں۔

"کیا میں اپنی بیوی کو آؤٹنگ پہ بھی نہیں لے جاسکتا اس میں کیا گھٹیا پن ہے مما۔" وہ شوخی سے بولا۔

"تم سچ کہہ رہے ہو؟" اس کے بدلے انداز پہ عاصمہ بیگم کو از حد مسرت ہوئی۔

"تو اپنی گونگی بہو سے پوچھ لیں ویسے مما آپ کا ووٹ شروع سے مسفرہ کے لیے کیوں تھا مجھے اس کی وجہ اب سمجھ آئی ہے۔" وہ شرارت سے کہہ بولا۔

"کیا وجہ تھی بتاؤ......؟" عاصمہ بھی جاننا چاہ رہی تھیں۔

"ہر ساس کی خواہش ہوتی ہے بہو گونگی ہو جو زیادہ نا بولے تُو تُو میں میں نہ کرے۔" مسفرہ کو بھرپور نظروں سے دیکھتے کہہ رہا تھا مسفرہ بلش ہوکر چہرہ موڑ چکی تھی۔

"کوئی گونگی نہیں ہے میری بہو بس سوچ سمجھ کر بولتی ہے تمہاری طرح بے پرکی نہیں اڑاتی۔" عاصمہ بیگم نے الٹا اسے لتاڑ کر فون بند کردیا، جاذب نے بازو سے پکڑ کر اسے اپنی طرف کھینچا۔

"کیا گھول کر پلایا ہے میری ماں کو۔" وہ پوچھ رہا تھا۔ وہ نظریں چرا گئی۔

"جانتی ہو ڈیئر وائف مرد کبھی خود غرض عورت سے

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY
RSPK.PAKSOCIETY.COM FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

محبت نہیں کرتا وہ محبوبہ میں اپنی ماں جیسی خالص محبت ڈھونڈتا ہے۔" مسفرہ کے لیے اس کا دھیما لب ولہجہ نیا تھا وہ خاموشی سے اسے سن رہی تھی۔

"پہلے سوری بولوں یا تھینک یو......" وہ اسے بازو کے گھیرے میں لیے ڈرائیو کررہا تھا مسفرہ اس کی قربت پہ سمٹی جارہی تھی۔

"بولونا......" اس نے پھر سے اصرار کیا۔

"کچھ نہ بولیں۔" وہ آہستہ سے منمنائی۔

"لیکن میں بولوں گا سوری ان تمام زیادتیوں کے لیے جو میں نے کیں اور تھینک یو میری زندگی میں آنے کے لیے مجھ سے محبت کرنے کے لیے۔" مسفرہ نے چونک کر اس کے کندھے سے سر اٹھایا۔

"جب تم مما کے سامنے رو رو کر مجھ سے محبت کا اعتراف کررہی تھیں تب میں نے ساری باتیں سن لی تھیں مجھے گلٹ ہوا تھا کہ میں تمہارے ساتھ زیادتی کرجاتا ہوں اسی لیے تمہیں دیکھنے باہر آیا تھا۔ مما تمہیں طلاق لے کرنئی زندگی شروع کرنے کا کہہ رہی تھیں اور تم انکاری ہوکر محبت کا اعتراف کررہی تھیں، اسی وقت تم دل میں اتر گئی تھیں...... مجھے بھی اس گھڑی عورت کی پہچان ہوگئی کہ عورت بھلے بے حد حسین طرح دار نا ہو اس میں معصومیت ہو اور وہ تم میں ہے...... تم میری نظر میں بہت حسین ہو جو خاموش محبت کرتی رہیں میں تمہارا ہو بھی گیا مگر تم نے کوئی اوچھا پن نہیں دکھایا کبھی مجھے رجھانے کی کوشش نہیں کی تم نے اپنی عصمت کا ایک دائرہ بنا رکھا ہے اور اسی دائرے نے مجھے اپنے گھیرے میں لے لیا...... تم میں تو نہیں اور سہی اور نہیں اور سہی ہنزہ جیسی فطرت نہیں ہے وہ ہر مرد کو آس میں رکھتی ہے تاکہ اس کا اگر ایک آپشن کام نہ آئے تو وہ دوسری لائف لائن یوز کرے مگر تم اک پہ ہی مر مٹنے والی ہو...... تم الگ ہو بہت الگ تمہاری اسی ادا نے مجھے اپیل کیا کہ محبت کے باوجود تم خود میری زندگی سے نکلنے کا فیصلہ کرچکی تھیں اتنی آسانی سے فیصلہ کرلیا تم نے۔" اس کے بالوں کو ہولے سے مٹھی میں بھر کر اس کا چہرہ قریب کیا۔ وہ بری طرح شپٹائی۔

"آسان نہیں تھا محبت میں کوئی بھی فیصلہ آسان نہیں ہوتا اور بچھڑنے کا فیصلہ تو بہت جان لیوا تھا کتنی راتیں نیند گنوا کر میں نے یہ فیصلہ کیا تھا۔" وہ ہولے سے بولی۔

"جی لوگی میرے بنا۔" اس نے بالوں کو جھٹکا دیا اس کے لبوں سے ہلکی سی سسکی نکلی۔

"یقیناً نہیں۔" لبوں سے بے ساختہ نکلا۔

"پھر کیوں کیا اتنا کٹھور فیصلہ۔" جرح ہوا۔

"میں آپ کی خوشی چاہتی تھی بس۔"

"اور میری خوشی اب اس گونگی لڑکی کے ساتھ ہے آئی سمجھ۔" جاذب نے اپنا سر ہولے سے اس کے سر سے ٹکرایا۔

"میں گونگی نہیں ہوں۔" وہ کب سے اسے گونگی کہے جارہا تھا اب کہ اس نے برا مان لیا۔

"اچھا جی پھر بتاؤ ان دو ماہ میں کتنا بولی ہو، میرے آگے۔" وہ ہنسا۔

"ہاں تو آپ نے بولنے کا موقع کب دیا ہر وقت تو دھاڑتے رہتے تھے۔" اس نے منہ بنا کر کہا، وہ اسے بے ساختہ ساتھ لگا کر ہنس دیا۔

"ہنزہ نے جو کیا اس کا غصہ تھا ریجیکٹ ہونا کسی کو اچھا نہیں لگتا مجھے تو قطعاً نہیں...... سوری سوئٹی تمہیں میرا غصہ برداشت کرنا پڑا لیکن تمہاری خاموش طبع نے مجھے اسیر کرلیا کہ تم نے کبھی پلٹ کر جواب نہیں دیا...... بس آنسو بہاتی رہی اور تمہارے آنسو میرے دل پہ گر کے تیرا نام لکھ گئے۔" مسفرہ کو یہ پل اپنی زندگی کے حسین پل لگ رہے تھے۔

"اب تو میری جان بنتی جارہی ہو۔" جاذب نے بے ساختہ اس کے بالوں پہ لب رکھ دیے تھے۔ کار سی ویو پہ رک گئی تھی۔

"یہاں کیوں۔" وہ رات کے اس وقت سی ویو آنے پہ چونکی۔

"آؤ تو بتاتا ہوں۔" اپنی طرف کا دروازہ کھول کر اسے بھی اترنے کا اشارہ کیا، وہ حیران سی اتر آئی، جاذب ریان

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY
RSPK.PAKSOCIETY.COM FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

نے کار کی پچھلی نشست سے ایک ڈبا اٹھایا اور ایک جست میں کار کی بونٹ پہ جا کے بیٹھ گیا۔

''آؤ۔'' اپنا ہاتھ اس کی طرف بڑھایا کچھ نا سمجھتی مسفرہ نے اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ میں دے دیا، چند ثانیے بعد وہ بونٹ کے اوپر اس کے پہلو میں بیٹھی تھی، اس وقت سی ویو پہ گہما گہمی تھی لہراتے آنچل شوخ قہقہے، فلک شگاف نعرے بچوں کی مستیاں کئی رنگ تھے۔ جاذب نے کیک نکال کر بونٹ پر رکھا تھا ''ہیپی نیو ایئر۔'' لکھا دیکھ کر اسے ساری کہانی سمجھ آ گئی۔

''پہلے تو سوچا تھا گھر میں تمہارے ساتھ سلیبریٹ کروں گا مگر سچویشن چینج ہونے کے باعث یہاں کا پلان بنا لیا اور یہ زیادہ رومینٹک ماحول ہے کیوں......'' ہوا سے لہراتے اس کے آنچل کو پکڑ کر وہ محبت سے اسے دیکھتے ہوئے کہہ رہا تھا۔

''میں چاہتا ہوں پچھلے سال کی ساری کدورتیں ہم پچھلے سال کے آخری لمحوں میں ہی چھوڑ کر نئے سال کو محبت سے خوش آمدید کریں۔'' جاذب کہہ رہا تھا اور اسی وقت منچلوں نے کاؤنٹ ڈاؤن شروع کر دیا تھا۔

''ٹین نائن۔'' جاذب بھی ان کے ساتھ ہم آواز تھا ہر سو مسرت کے رنگ تھے ماحول تالیوں، پٹاخوں کی آواز سے گونجنے لگا وہ پٹاخوں کی آواز سے ڈر کر ایک دم اس کے قریب ہو گئی تھی جاذب نے اس کا ہاتھ تھام کر کیک کاٹا...... آسمان آتش بازی سے خوب صورت ہو رہا تھا جاذب کا سیل فون بجنے لگا...... جاذب نے سیل فون اس کی طرف بڑھا دیا تھا۔

''ہنزہ کالنگ......'' یہ مسفرہ کو غصہ آیا تھا کیسی خود غرض بہن تھی جو بہن کا بسا بسایا گھر اجاڑنے پر تلی بیٹھی تھی جسے رشتوں کا پاس تھا نا شرم تھی صرف اپنی آسودگی چاہیے تھی۔

''یہ لو اور سختی سے ڈانٹ کر کہو کہ آئندہ میرے شوہر کو کال نہ کرنا۔'' جاذب نے سیل فون اسے تھمایا تب تک کال بند ہو چکی تھی۔ مسفرہ سیل فون پہ بزی ہو گئی۔

''بات ہوئی۔'' اس کی نظریں ونڈ اسکرین پر تھیں۔

''کال دوبارہ نہیں آئی۔''

''او کے آئے تو کر لینا بات۔'' جاذب ریان نے سچے ہمسفر کی طرح اپنا آج اور کل اسے سونپ دیا تھا۔

''اب نہیں آئے گی کال۔'' مسفرہ نے سیل فون گود میں رکھ لیا تھا۔

''کیوں؟'' اسے حیرت ہوئی۔

''میں نے نمبر بلاک کر دیا ہے جس انسان کی ہماری زندگی میں ضرورت نہیں انہیں بلاک کرنا ہی بہتر ہے۔'' مسفرہ نے سیل فون اس کی طرف بڑھایا۔

''واہ جی کمال بیوی ہو ایک جھٹکے میں خوب صورتی سے میاں کا پیچھا چھڑا دیا اس بلا سے۔'' اس نے بے ساختہ سراہا۔

''اور جو اس نے پھر کسی اور نمبر سے رابطہ کیا۔'' جلانا چاہا۔

''تب میں ہینڈل کر لوں گی۔'' اس نے آرام سے کہا۔

''اور جو پھر بھی نہ مانی؟'' وہ اسے زچ کر رہا تھا۔

''تو میں آپ کا نمبر چینج کرا دوں گی۔''

''اتنی دھونس۔''

''جی۔''

''اور جو میں نا کروں پھر۔''

''پھر مکا......'' مسفرہ نے اس کے شولڈر پر مکا دے مارا...... وہ ہنس دیا۔

❁

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
RSPK.PAKSOCIETY.COM
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY